ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 29

عنوان

مرزئیوں کے مرا قادیانی کو امام مہدی ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کا رد

انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان

زیرِ نگرانی

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

سبق نمبر 29 کا خلاصہ

اس سبق میں مرزائیوں کی طرف سے پیش کردہ قول مجروح جسکو وہ حدیث رسول اللہ کے نام سے عوام میں پیش کر کے مرزا قادیانی کوامام مہدی بنانے کی ساعی لاحاصل کا دجل واضح کر کے مدلل جواب دیا جائے گا۔

خسوف وکسوف والی دلیل:

پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مہدی کی نشانی یہ ہے کہ اس کے زمانہ میں رمضان المبارک کے مہینہ میں چاند اور سورج گرہن ہوگا۔ یہ نشان مرزا قادیانی پر پورا ہوتا ہے جس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی حدیث نبوی کے مطابق سچا مہدی ہے۔

قادیانی دلیل کا اجمالی جائزہ:

مرزا قادیانی کی عادت تھی کہ خواہ کیسی ہی متفق علیہ حدیث کیوں نہ ہو اگر اس کی مسیحیت اور منشاء کے خلاف ہوتی تو فوراً رد کر دیتا تھا۔اور اس کے بالمقابل خواہ کیسی ہی ضعیف سے ضعیف یا موضوع روایت ہی کیوں نہ مل جائے تو فوراً اسے قبول کر کے اپنی مسیحیت کی تائید میں ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیتا تھا۔ چنانچہ دارقطنی کی رمضان المبارک میں خسوف وکسوف کے اجتماع کی روایت اس کی روشن دلیل ہے۔

مرزا قادیانی نے 1891ء میں کتاب ازالہ اوہام تحریر کی۔اس میں لکھا ہے کہ ”محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے“

(روحانی خزائن جلد 3 ص 379,341)

لیکن جب خود مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو ازالہ اوہام کے تقریباً 5 برس بعد ایک رسالہ انوار اسلام لکھا جو 6 ستمبر 1894ء کو شائع ہوا۔اس میں اپنی مہدویت کی تائید میں دارقطنی رمضان المبارک میں خسوف وکسوف والی روایت کو پیش کیا۔جب 5 برس مزید گزرے تو اپنی مسیحیت کا طلسم 1899ء میں رسالہ حقیقت المہدی لکھ کر ان الفاظ میں توڑ دیا کہ: ”اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارہ میں ہیں ہرگز قابل وثوق اور قابل اعتبار نہیں ہیں“۔

(حقیقت المہدی ص 3 روحانی خزائن جلد 14 ص 429)

ہم کہتے ہیں کہ جب مہدی کے آنے کے بارے میں حدیثیں قابل اعتبار نہیں ہیں تو پھر مرزا قادیانی آنجہانی نے خود مہدویت کا دعویٰ ہی کیوں کیا؟ اب آگے دیکھیے 1903ء میں ایک کتاب ''تذکرۃ الشہادتین'' لکھی۔ اس کے صفحہ 2 پر یہ لکھ مارا کہ ''وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی، وہ میں ہی ہوں''۔

(روحانی خزائن جلد 20 ص 3,4)

نکتہ:

مرزا خدا بخش جو مرزا قادیانی کا چہیتا مرید اپنی کتاب عسل مصفی میں نویں صدی کے مجددین میں سید محمد جونپوری مہتدی کو شمار کرتا ہے جس کتاب کی تصدیق وسماعت باقاعدہ روزانہ کی بنیاد پر مرزا قادیانی نے خود مکمل مفصل حوالہ گزر چکا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک وہ مجدد اور مہدی تھا اب یا تو مرزائیوں کے مہدی ہیں یا مرزا اپنے دعوہ مہدیت میں جھوٹا ہے۔

اب ہم ''دارقطنی'' کی رمضان المبارک میں خسوف وکسوف کی وہ روایت درج کرتے ہیں جس کو مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ مہدویت کی تائید میں پیش کیا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ لِمَهْدِيِنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ تَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَ تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ۔

(سنن دارقطنی جلد 1 جز ثانی ص 45 حدیث نمبر 1777
کتاب العیدین باب صفۃ صلاۃ الخسوف والکسوف وھیئتھما)

ترجمہ: عمرو بن جابر سے اور جابر محمد بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے مہدی کیلئے دونشان ہیں اور ایسے ہیں کہ زمین وآسمان کی پیدائش جب سے ہوئی کبھی ان کا ظہور نہیں ہوا۔ (وہ

دو نشان یہ ہیں)) چاند گرہن ہوگا، رمضان کی پہلی رات میں (یا قمر کی پہلی رات میں جو مہینہ کی چوتھی شب ہے کیونکہ مہینہ کی راتوں میں یہ پہلی رات ہے جس کے چاند کو محاورہ عرب میں مصروف قمر کیا جاتا ہے۔اس لئے قمر کی پہلی رات چاند چوتھی شب ہوئی) اور سورج گرہن رمضان کے نصف میں ہوا میں ہوگا۔ (یعنی چودہ اور پندرہ تاریخ کو) اور وہ چاند گرہن اور سورج کرہن ایسے ہیں کہ جب سے آسمان وزمین اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں کبھی ایسے گرہنوں کا ظہور نہیں ہوا۔

''دار قطنی'' کی اس روایت کو مرزا قادیانی نے اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے رسالہ ''انوار السلام'' میں جو 6 ستمبر 1894ء کو شائع ہوا لکھا کہ ''دوسرا نشان مہدی موعود کا یہ ہے کہ اس کے وقت میں ماہ رمضان میں خسوف وکسوف ہوگا۔اور پہلے اس سے جیسا کہ منطوق حدیث صاف بتلا رہا ہے۔کبھی کسی رسول یا نبی یا محدث کے وقت میں خسوف وکسوف کا اجتماع رمضان میں نہیں ہوا۔اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت کے وقت یہاں کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن اکٹھے نہیں ہوئے اور اگر کوئی کہے کہ اکٹھے ہوئے ہیں تو بار ثبوت اس کے ذمہ ہے''۔ (انوار الاسلام ص 47 روحانی خزائن جلد 9 ص 48)

خسوف وکسوف کے متعلق قادیانیوں کے متضاد بیانات:

قادیانی جماعت کے مشہور عالم اور مناظر عبدالرحمٰن خادم گجراتی 1910ء تا 1952ء) اب جو فوت ہو چکے ہیں ان کی کتاب ''احمدیہ تبلیغی پاکٹ بک'' کے تین مختلف ایڈیشن اس وقت ہمارے سامنے موجود ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

مطبوعہ 1934ء	1938ء	1952ء
1	یہ خسوف وکسوف 1896ء میں ہوا۔(احمدیہ پاکٹ بک ص 497)	خسوف وکسوف 1896ء میں ہوا۔(احمدیہ پاکٹ بک ص 170
2	یہ خسوف وکسوف 1894ء میں ہوا۔ (احمدیہ پاکٹ بک ص 588, 1020, 139)	یہ خسوف وکسوف 1897ء میں ہوا۔(احمدیہ پاکٹ بک ص 94)

3	یہ خسوف و کسوف 1897ء میں ہوا۔(احمدیہ پاکٹ بک ص855)

چاند گرہن کے متعلق متضاد بیانات:

چاند گرہن 20 مارچ 1894ء کو لگا تھا۔(تاریخ احمدیہ حصہ دوئم ص315)
چاند گرہن 22 مارچ 1894ء کو لگا تھا۔(مختصر حالات مسیح موعود ص ل)
چاند گرہن 6 اپریل 1894ء کو لگا تھا۔(احمدیہ پاکٹ بک مطبوعہ 1952ء ص589)

روایت کا تحقیقی جائزہ:

جس قدر علامتیں امام مہدی کی حدیثوں میں آئی ہیں ان میں سے کوئی علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔مثلاً وہ اہل بیت رسول اور بنی فاطمہ سے ہوں گے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دنیا فنا نہ ہوگی جب تک کہ ایک شخص میرے اہل بیت سے عرب کا بادشاہ نہ بنے گا۔پھر اس کی ایک علامت یہ فرماتے ہیں کہ اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا یعنی عبداللہ۔سب لوگ جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد تھا اور اس کے باپ کا نام مرتضٰی تھا۔قوم کا سیّد نہیں بلکہ مغل تھا۔

حدیثوں میں مہدی موعود کی نسبت "مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ، مِنْ عِتْرَتِیْ، مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ" آیا ہے۔کیونکہ سچے امام مہدی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔اسی بناء پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے امام محمد باقر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں" اور مرزا صاحب فاطمی نہیں تھے۔

آیتین:

پیشگوئی میں دوسرا لفظ آیتین ہے۔آیت کھلی نشانی کو کہتے ہیں۔"جس کی مانند اس کے اظہار سے پہلے اس کی مثل کوئی چیز واقع نہ ہوئی ہو اور وہ بے نظیر ہو"۔ورنہ پھر سچے مہدی اور جھوٹے مہدی میں تمیز کرنی مشکل ہوجائے گی۔مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ چاند کی 13,14,15 تاریخیں خسوف کے لئے اور 27,28,29 کسوف کیلئے مقرر ہیں۔اور یہ نظام

کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ چنانچہ مرزا صاحب کے زمانہ میں بھی حسب سابق ایسا ہی ہوا ہے۔اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب سچے مہدی نہ تھے۔اگر سچے مہدی ہوتے تو ان کیلئے کوئی ایسا مخصوص نشان ظاہر ہوتا جو دوسرے جھوٹے مہدیوں سے ان کو ممتاز کر دیتا۔حالانکہ مرزا قادیانی صاحب کے زمانہ میں محمد احمد مہدی سوڈان میں اور مسٹر ڈوئی امریکا میں اپنے دعوائے مہدویت کے ساتھ زندہ موجود تھے۔

دارقطنی کی روایت کے جوابات:

جواب نمبر1

مرزا قادیانی صاحب جس روایت کو حدیث نبوی بنا کر پیش کرتے ہیں یہ سراسر جھوٹ ہے،پیغمبر خدا پر بہتان عظیم ہے اور صریح دھوکہ ہے۔ یہ حدیث رسول ﷺ نہیں بلکہ امام محمد باقر کا قول ہے جو دارقطنی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔

جواب نمبر2

امام باقرؒ (57ء۔114ء) کا یہ قول سند کے لحاظ سے انتہائی ساقط اور مردود ہے یہ قول معہ سند یوں ہے:

"عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ لِمَهْدِيْنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ تَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ"۔

(سنن الدار قطنی للامام الکبیر بن عمر الدار قطنی 306ء۔۔۔385ء جلد 1 جز ثانی ص 45 حدیث نمبر 1777 کتاب العیدین باب صفة صلاة الخسوف والکسوف وھیئتھما)

اس عبارت میں پہلا راوی عمرو بن شمر ہے جس کے متعلق میزان الاعتدال میں لکھا ہے کہ "لَيْسَ بِشَيْءٍ۔۔۔ زَائِغٌ كَذَّابٌ۔۔۔ رَافِضِيٌّ يَشْتِمُ الصَّحَابَةَ۔۔۔۔ وَيَرْوِي الْمَوْضُوْعَاتِ عَنِ الثِّقَاتِ۔۔۔ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔۔۔۔ لَا يُكْتَبُ حَدِيْثُهٗ۔۔۔ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ"

(میزان الاعتدال ج3 ص268,269 راوی نمبر 6384 دار المعرفة بیروت لبنان)

حاصل عبارت یہ ہے کہ یہ شخص کچھ حیثیت نہیں رکھتا ہے۔۔۔جادۂ اعتدال سے ہٹا ہوا کذاب۔۔۔رافضی ہے، صحابہ پر تبرا کرتا ہے۔۔۔اور موضوع روایات کو ثقہ راویوں کی طرف منسوب کر کے روایت کرتا ہے۔(باوجود خود ضعیف ہونے کے ثقہ رواۃ کی مخالفت کرتا ہے۔)منکر حدیث ہے۔۔اس کی روایت کو نہیں لیا جاتا۔(بسبب دین کے معلوم و معروف قواعد کے خلاف روایت کرنے کے)۔۔۔اسکی حدیث کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

علامہ شمس الدین ذہبی (673ء۔748ء) جو فن رجال کے امام ہیں وہ اس راوی کی مذمت میں نو جملے لکھتے ہیں واضح ہوتا ہے کہ اس راوی کی روایت ہرگز قابل اعتبار نہیں۔

دوسرا راوی ہے جابر اس نام کے بہت سے راوی ہیں جن میں ایک جابر جُعفیؒ ہے جس کے متعلق امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ (80ء۔150ء) فرماتے ہیں کہ مجھے جس قدر جھوٹے لوگ ملے ہیں جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا کوئی نہیں ملا۔

تیسرا راوی محمد بن علی ہے اس نام کے بہت سے راوی گزرے ہیں اس کی کوئی دلیل نہیں کہ اس محمد بن علی سے مرزا محمد باقر ہی ہیں۔ کیونکہ عمرو بن شمر کی عادت تھی "یَروِی الْمَوْضُوْعَاتِ عَنِ الثِّقَاتِ" کی وہ موضوع روایت ثقہ راویوں کی طرف منسوب کر کے روایت کیا کرتا تھا۔ جس روایت کی سند کا یہ حال ہو وہ کیسے قابل حجت ہو سکتی ہے۔

جواب نمبر 3:

بفرض محال اگر اسے امام محمد باقر رحمتہ اللہ علیہ کا صحیح قول مان لیا جائے تو مرزا قادیانی پھر بھی جھوٹا ہے کیونکہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں رمضان کی جن تاریخوں میں یہ گرہن لگا تھا اس قول کے مطابق نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کے زمانہ میں رمضان کی تیرہ تاریخ کو چاند گرہن اور اٹھائیس تاریخ کو سورج گرہن لگا تھا۔ حالانکہ اس قول کے مطابق مہدی کی نشانی یہ ہے کہ زمانہ میں چاند گرہن رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو اور سورج گرہن پندرہ تاریخ کو لگے گا۔

مرزائی عذر:

قانون قدرت یہ ہے کہ چاند گرہن ہمیشہ تیرہ، چودہ اور پندرہ چاند کی تاریخ میں سے کسی ایک تاریخ میں لگتا ہے اور سورج گرہن کی ستائیس، اٹھائیس اور انتیس میں سے کسی ایک

تاریخ کو لگتا ہے۔آج تک چاند کی پہلی تاریخ میں چاند گرہن اور پندرہ تاریخ میں سورج گرہن نہیں لگا۔لہذا امام محمد باقر کے قول میں ”لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ“ سے مراد گرہن کی ان راتوں میں سے پہلی رات یعنی تیرہویں رات مراد ہے ”فِي النِّصْفِ مِنْهُ“ سے سورج گرہن کی تین تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی اٹھائیس (28) مراد ہے اور مرزا صاحب کے زمانہ میں رمضان کی تیرہ (13) کو چاند گرہن اور اٹھائیس (28) کو سورج گرہن لگا تو یہ گرہن امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ہو گیا۔

جواب نمبر 1:

روایت کے الفاظ اس بے ہودہ تادیل کے ہرگز متحمل نہیں ہوسکتے۔آپ نے فرمایا”اَوَّلُ لِيلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ“ نہ کہ ”اَوَّلُ لِيلَةٍ مِّنْ لَيَالِي الْكُسُوْفِ“تیرہ رمضان کو کوئی احمق بھی اول رمضان نہیں کہتا اور نہ ”فِي النِّصْفِ مِنهُ“ سے مراد اٹھائیس تاریخ مراد لی جاسکتی ہے۔اٹھائیس تاریخ ستائیس، اٹھائیس اور انتیس تاریخوں میں درمیانی کہلاسکتی ہے۔ان تاریخوں کی نصف نہیں ہوتی ہوسکتی اور نہ ہی کوئی احمق اٹھائیس تاریخ کو نصف رمضان کہہ سکتا ہے۔

جواب نمبر 2:

مرزا قادیانی کی یہ تادیل اس لئے بھی باطل ہے کہ اس قول میں دومرتبہ جملہ آیا ہے کہ ”لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ“، یعنی ہمارے مہدی کے دونشان ایسے ہونگے کہ جب سے آسمان وزمین بنے ہیں تب سے ایسے نشان ظاہر نہیں ہوئے ہونگے۔

یہ قول اسی صورت میں صحیح ہوسکتا ہے کہ اسے ظاہری الفاظ کے مطابق رکھا جائے ”اَوَّلَ لِيلَةٍ“ سے یکم رمضان اور ”نِصْفٌ مِّنْهُ“ سے پندرہ رمضان مراد لی جائے کیونکہ جب سے آسمان وزمین بنے ہیں ان تاریخوں میں چاند اور سورج گرہن نہیں لگا۔تیرہ رمضان کو چاند گرہن اور اٹھائیس رمضان کو سورج گرہن مرزا قادیانی سے قبل ہزاروں مرتبہ لگ چکا ہے مرزا سے قبل 45 سال کے عرصہ میں تین مرتبہ رمضان کی انہی تاریخوں میں گرہن لگ چکا ہے۔

جواب نمبر 3:

1829ء میں ایک مشہور انگریز مسٹر کیتھ نے انگریزی زبان میں ایک کتاب لکھی جس

کا نام ’’یوز آف دی گلوبس‘‘ تھا۔ یہ کتاب لندن میں طبع ہوئی ۔مسٹر کیتھ نے اس کتاب میں 1801ء سے 1900ء تک کی پورے سو برس کے آئندہ گرہنوں کی فہرست درج کی ہے۔اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سوسال کے اندر 5 مرتبہ خسوف وکسوف کا اجتماع رمضان المبارک میں ہوا ہے۔

دوسری کتاب 1256ء میں ’’حدائق النجوم‘‘ فارسی زبان میں مطبع محمدی لکھنو سے چھپی ۔اس کتاب کی فہرست میں 63 برس کے اندر تین گرہنوں کا اجتماع رمضان المبارک میں لکھا ہے اور یہ تین جتماع ایسے ہیں کہ دونوں کتابوں کے منصف پر مشتمل ہیں۔

’’حدائق النجوم‘‘ ص702 تا 707 اور ’’یوز آف دی گلوبس‘‘ ص 272 تا 276 اور مسٹر نارمن لوکیئر کی کتاب ’’اسٹرونومی‘‘ ص 102 جدول خسوف وکسوف کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ 13 صدیوں میں 18 ہجری سے 1313 ہجری تک 60 مرتبہ رمضان المبارک میں اجتماع خسوف وکسوف ہوا۔

اگر 13 تاریخ اور 28 تاریخ کو رمضان میں خسوف وکسوف ہونا نشان ہے تو روایت کے بموجب ہر ایک گرہن کو ہی نشان بننا چاہیے تھا اور ہر ایک ہی بے نظیر ہونا چاہیے تھا۔مگر مذکورہ فہرست سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سو برس کے عرصہ میں چاند گرہن رمضان کی 13 کو پانچ مرتبہ ہوا یعنی 1263ء 1267ء، 1291ء، 1311ء اور 1312ء اور سورج گرہن 28 رمضان کو چھیالیس برس میں چھ مرتبہ ہوا۔اور دونوں کا اجتماع ان تاریخوں میں تین مرتبہ ہوا کیا ایسے گرہنوں کو نشان کہہ سکتے ہیں؟ حالانکہ اس دوران بیسیوں مدعی ومہدویت کے دعویٰ کے ساتھ مخلوق خدا کو گمراہ کرتے رہے مثلاً:

صالح بن طریف برغواطی:

(1) صالح نے 127ء میں نبوت اور مہدی اکبر ہونے کا دعویٰ کیا۔

(2) اس کے زمانے میں 162ھ میں رمضان المبارک میں خسوف وکسوف ہوا۔

(3) اس کے دعویٰ نبوت کی مدت 27 سال ہے۔

(4) اس کے خاندان میں 330 برس بادشاہت رہی۔

ابو منصور عیسیٰ:

(1) اس نے 341ء میں دعویٰ نبوت کیا۔

(2) رمضان المبارک 344 ہجری میں اس کے وقت میں خسوف وکسوف کا اجتماع ہوا۔

(3) 23 برس دعویٰ نبوت کے بعد 148 ہجری میں مارا گیا۔

علی محمد باب:

(1) علی محمد باب نے 1240ء میں ایران میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔

(2) اس کے زمانہ میں 1247ھ بمطابق 1851ء رمضان میں خسوف وکسوف کا اجتماع ہوا۔

مرزا قادیانی:

مرزا قادیانی نے 1311ھ میں رمضان المبارک میں واقع ہونے والے جس خسوف وکسوف کو اپنی صداقت کا نشان ظاہر کیا ہے۔ پہلی بات تو یہی ہے کہ 1311ھ کا خسوف کسوف ہندوستان میں نہیں ہوا بلکہ امریکہ میں ہوا جہاں مسٹر ڈوئی نے مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا ہوا تھا۔ اور سوڈان میں اُنہی دنوں میں محمد احمد نے مہدی ہونے کا دعویٰ کر رکھا تھا۔ اگر 1311ھ کا خسوف وکسوف مرزا قادیانی کیلئے نشان بن سکتا ہے تو پھر محمد احمد سوڈانی اور مسٹر ڈوئی کیلئے کیوں نہیں بن سکتا۔ یہ عجیب بات ہے کہ تین دعوے داروں میں سے دو کو جھوٹا ٹھہرایا جائے اور تیسرے کیلئے صداقت کی دلیل ٹھہرائی جائے۔ نیز صالح بن ظریف، ابو منصور عیسیٰ اور علی محمد باب کیلئے یہ خسوف وکسوف نشان کیوں نہیں بن سکتا۔ ”مَاهُوَ جَوَابُكُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا“۔

خلاصہ کلام:

(1) مرزا نے 1894ء کے اجتماع خسوف وکسوف کو اپنی دلیل بنایا حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ جس تاریخ کو جس کیفیت کے ساتھ گرہن لگے گا بالکل اس تاریخ کو اُسی کیفیت کے ساتھ اس سے 223 سال قبل بھی گرہن لگ چکا ہوتا ہے۔ اور اس کے 223 سال کے بعد پھر اسی کیفیت سے لگنا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب 1894ء میں اجتماع ہوا ہو تو اس 223 سال بعد پھر لگے گا۔ یہ بات ”لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ“ کے خلاف ہے۔

(2) 1894ء کے 223 سال قبل یا بعد تو مکمل طور پر اسی کیفیت سے اجتماع ہوا یا ہوگا جس کیفیت سے 1894ء میں ہوا لیکن صرف ایک سال بعد 1895ء میں پھر اجتماع ہوا جو کامل طور پر اس کیفیت کا تو نہ تھا مگر بہرحال ان تاریخوں میں یہ اجتماع ہوا یہ بھی ''لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ'' کے خلاف ہے اس سے پہلے یعنی 1894ء سے 45 سال قبل 1849ء میں بھی ایسا ہی ہا تھا تو ''لَمْ تکُوْنَا مُنْذُ'' کیسے رہا؟؟

(3) 1849ء کے اجتماع کے وقت محمد علی باب مدعی مہدی موجود تھا۔ کیا وہ سچا تھا اگر وہ سچا تھا اگر سچا تھا تو اُس کیلئے یہ گرہن نشان کیوں نہ بنا اور مرزا کے لئے کیوں بن گیا۔ جبکہ بابی اس کی صداقت کی اہم دلیل یہی پیش کرتے ہیں۔ نیز بابی اور بہائی 1872ء میں بھی یہ اجتماع مانتے ہیں۔ اور اسے بہاء اللہ کی صداقت کی دلیل مانتے ہیں۔ کیا وجہ ہے ایسے خسوف وکسوف کے اجتماع بہائیوں اور بابیوں کیلئے دلیل نہ ہوں اور مرزائیوں کیلئے ہوں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس اجتماع کے وقت مرزا صاحب 12 سال کے بچے تھے۔

مشق نمبر 29

(1) مرزا قادیانی کا امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟

(2) مرزائی حضرات جو دار قطنی کے نقل کردہ قول کو دلیل بناتے ہیں اسکے ضعیف ہونے پر بحث کریں۔

(3) خسوف وکسوف کے متعلق قادیانیوں کے متضاد بیانات کیا ہیں؟

(4) کون سے کون سے مدعیان کے دور میں مرزا قادیانی کی طرح کے سورج و چاند گرہن لگے؟

(5) پیش کردہ قول میں لفظ آیتین کی مکمل وضاحت کریں۔